Abdul Haseeb Wahla

Test - I (Islamiat)

① DAY: DATE:

زکوۃ وصول کرنے کے حقدار کون ہیں؟ اس سے غربت کیسے دور کی جا سکتی ہے؟

جواب:

اسلام ایک مذہب ہی نہیں بلکہ مکمل دین ہے اس لیے یہ انسان کی زندگی کے تمام انفرادی و اجتماعی پہلوؤں کے بارے میں رہنمائی دیتا ہے۔ نظامِ سیاست سے لے کر نظامِ معاشرت و معیشت سب چلانے کے اصول و ضوابط فراہم کرتا ہے۔ تاہم زکوۃ اسلامی نظامِ معیشت کا بڑا اہم جزو ہے یہ انسان کی مالی عبادت ہے۔ جس کا مقصد نہ صرف انسان کے مال کو پاک کرنا ہے بلکہ غریب لوگوں کی داد رسی کرنا اور انہیں بہتر زندگی دینا بھی ہے۔ قرآن پاک نے زکوۃ کے تمام مصارف بھی بتائیں اور اس کو اکٹھا کرنے کے اور خرچ کرنے کے دونوں کے بارے میں راہنمائی کی ہے۔ زکوۃ سے معاشرے سے غربت ختم کرنے اور ایک اسلامی فلاحی ریاست بنانے کے لیے تمام لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے مدد ملتی ہے۔ اس لیے زکوۃ کو وجوب کے ساتھ نماز کے ساتھ بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔

"نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکنے والوں کے ساتھ جھکو۔"

(القرآن)

زکوۃ کیا ہے؟

زکوۃ عربی زبان کے لفظ زکو سے نکلا ہے جس کے معنی بڑھنا یا نشوونما پانا۔

"زکوۃ ایک مالی عبادت ہے جو خاص دنوں میں مخصوص لوگوں پر فرض کی جاتی ہے۔"

(امام احمد بن حنبل)

زکوۃ کے حقدار کون ہیں؟

قرآن پاک نے اس بارے میں راہنمائی کرتے ہوئے قرآن پاک کے آٹھ مصارف بتائے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں

1. عاملین
2. غارمین
3. مؤلفات القلوب
4. مقروض
5. مساکین
6. ابن السبیل
7. فقراء
8. فی سبیل اللہ

"زکوۃ توحید اور نماز کے بعد انتہائی فضیلت کی حامل ہے۔ یہ ایک اسلامی معاشرہ قائم کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔"

(مولانا ابوالاعلیٰ مودودی۔ معاشیات اسلام)

DAY: ______ DATE: ______

زکوۃ غربت کے خاتمے میں کیسے کردار ادا کرتی ہے؟

سب سے پہلے زکوۃ کس مقدار میں اور کیسے دی جاتی ہے اسکا جاننا بہت ضروری ہے۔

زکوۃ کی فرضیت

زکوۃ ساڑھے 7 تولے سونا اور ساڑھے 52 تولے چاندی پر فرض ہوتی ہے یا اگر نقد رقم موجود ہو تو اس کا اڑھائی فیصد فرض ہوتی ہے۔

جانوروں / مویشیوں کی صورت میں:

5 اونٹوں پر فرض ہوتی ہے اور اس کے ساتھ 30 بھینس، بھیڑ بکریاں موجود ہوں۔

زرعی پیداوار کی صورت میں:

اگر قدرتی پانی سے آبپاشی ہو تو پیداوار کا دسواں حصہ (1/10) دینا ہوتا اور اگر ٹیوب ویل سے ہو پیداوار کا بیسواں (1/20) حصہ بطور زکوۃ ادا کرنا پڑتا ہے۔

زکوۃ کا استعمال اور اکٹھا کرنا

زکوۃ حکومتی سطح پر جمع اکٹھی کی جاتی ہے بہت سارے اسلامی ممالک میں اور پھر اسے زکوۃ کے بیت المال میں جمع کر کے لوگوں پر خرچ کیا جاتا ہے لیکن اس ساری سرگرمی میں کئی بدعنوانیوں کا عنصر ہونے کی وجہ سے زکوۃ حقداروں تک نہیں پہنچتی اور لوگوں کا اس سارے عمل پر اعتبار بھی بہت کم ہو گیا ہے۔

CamScanner

DAY: DATE:

دولت کے ارتکاز کو روکتی ہے

اسلام کے اندر دولت کو جمع کر کے رکھنے کی سخت مخالفت کی گئی ہے کیونکہ اس سے سبب چند ہاتھوں میں اکٹھا ہو جاتا ہے۔ اور غریب مزید غریب اور امیر اور امیر ہوتا چلا جاتا ہے جس سے معاشرے کا توازن بگڑتا ہے۔ زکوۃ کے ذریعے سے صاحب حیثیت لوگوں سے مال باہر نکلتا ہے اور ایک جگہ جمع نہیں ہوتا ہے

"اور اپنے مال میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو
اور اپنے ہاتھ کو روک کر ہلاکت میں نہ پڑو۔"

(القرآن)

① دولت کے ارتکاز کو روکتا
② [illegible]
③ سرمایہ کاری میں اضافہ
④ [illegible]
⑤ جذبہ ہمدردی
⑥ [illegible]
⑦ روزگار کے مواقع
⑧ [illegible]
⑨ [illegible]

سرمایہ کاری میں اضافہ ہوتا ہے۔

زکوۃ کے ذریعے جب دولت امیر لوگوں کے ہاتھ سے نکلتی ہے تو اس سے سرمایہ کاری میں اضافہ ہوتا ہے۔ جس کے سبب جب مارکیٹ میں زیادہ آتا ہے تو لوگوں کا معیار زندگی بہتر ہوتا ہے۔ صنعت و حرفت ترقی کرتا ہے۔ اسی لیے زکوۃ کی نماز کے بعد سب سے زیادہ تعلیم کی گئی ہے

"نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ کی
رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔"

(القرآن)

معیشت کا پہیہ چلتا ہے۔

جب دولت ایک جگہ جمع ہونے کی بجائے لوگوں میں گھومتی رہتی ہے تو اس سے عام عوام کی بھی قوت خرید بڑھتی ہے اور وہ چیزیں خریدتے ہیں جس سے ان کی ڈیمانڈ بھی بڑھتی ہے۔ اس سارے عمل کی وجہ سے صنعت و حرفت اور تجارت ترقی کرتا ہے اور ملکی معیشت کا پہیہ چلتا ہے جو کہ غربت کے خاتمے کے لیے بہت ضروری ہوتا ہے۔

روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔

جب معیشت ترقی کرے گی اور صنعت و حرفت بڑھے گی تو لوگوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے جس سے ان کی آمدن میں اضافہ ہوگا اور ان کا معیار زندگی بہتر ہوگا اور غربت کا خاتمہ ہوگا۔

"الکاسب حبیب اللہ"

"ہاتھ سے روزی کمانے والا اللہ کا دوست ہے"۔

(حدیث نبویؐ)

فلاحی ریاست کا قیام ہوتا ہے۔

فلاحی ریاست جس میں ریاست ہر کمزور اور نادار کی مدد کرتی ہے اس کا تصور مغرب میں آج ابھرا ہوا ہے جبکہ اسلام نے اس کی بنیاد 1400 سال پہلے ہی رکھی جب زکوٰۃ فرض کی گئی اور حکمرانوں کو حکم دیا گیا کہ زکوٰۃ صاحب حیثیت لوگوں سے لو اور ان لوگوں میں تقسیم کرو جو غریب اور نادار ہیں تاکہ وہ بھی بہتر زندگی گزار سکیں

DAY: ____________ DATE: ____________

"مغرب نے جو جدید فلاحی ریاست کا تصور آج پیش کیا ہے اسلام نے 1400 سال پہلے یہ تصور دیا تھا جس میں پر باہمی ہمدردی، مساوات اور حریت جیسی اقدار کا پیدا ہونا ہے اور اس مقصد کے حصول کے لیے زکوٰۃ جیسا فریضہ بھی مقرر کیا۔"

(اسلامی نظریہ حیات) (خورشید احمد صدیقی)

حکومتی آمدن میں اضافہ

جب ملک میں خوشحالی آئے گی اور لوگوں کی آمدن میں اضافہ ہوگا۔ زیادہ صنعتیں چلیں گی، لوگوں کی خریداری میں اضافہ ہوگا جس سے لوگ زیادہ اشیاء خریدیں گے۔ ان ساری معاشی سرگرمیوں سے حکومت کو بھی ٹیکس ملے گا اور حکومت کے پاس پیسے آئیں گے جسے وہ عوام کی بہبود میں استعمال کر سکتی ہے۔ لہٰذا تمام تر خوشحالی کی بنیاد زکوٰۃ کی ادائیگی ہے۔

"نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"

(القرآن)

قرآن کریم نے زکوٰۃ کو مالی جہاد کا درجہ دیا ہے۔

"اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔"

(القرآن)

DAY: ____________ DATE: ____________

عدم مساوات میں کمی

زکوٰۃ کے ذریعے چونکہ مال گردش میں رہتا ہے اس لیے عدم مساوات میں کمی واقع ہوتی ہے۔ نہ امیر زیادہ امیر ہوتا ہے اور نہ ہی غریب زیادہ غریب ہوتا ہے۔ اس سے مال کی کثرت آتی ہے اور حرص و لالچ کا خاتمہ بھی ہوتا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

"دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔"

(حدیث نبوی ﷺ) القرآن

امیر اور غریب میں فرق زیادہ نہیں ہوتا جس سے معاشرتی توازن قائم رہتا ہے

"اور ان پر زکوٰۃ فرض کی گئی ہے جو امراء سے لی جاتی ہے اور غریبوں میں تقسیم کر دی جاتی ہے۔"

ماحاصل

زکوٰۃ اسلام میں نماز کے بعد سب سے زیادہ بار حکم دیا گیا عمل ہے اس کا سبب اس کے انسانی زندگی پر اثرات ہیں۔ اسلام چونکہ مکمل دین ہے اس لیے یہ انسان کو تمام شعبہ زندگی میں موجود مسائل کا حل بتاتا ہے۔ مزید یہ کہ موجودہ دور میں معاشی جتنے بھی مسائل درپیش ہیں ان سب کا حل اسلامی نظام معیشت سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کا سب سے اہم رکن زکوٰۃ ہے جو ایک فریضہ ہے مسلمانوں کے لیے تاکہ غربت ختم کی جا سکے اور لوگوں کی مدد اور دادرسی کی جا سکے اور ایک معاشرے کو کامیاب مستحکم بنایا جا سکے۔

سوال نمبر 2

حضور اقدس ﷺ تمام انسانیت کے لیے بہترین نمونہ

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

اللہ تبارک تعالیٰ نے قرآن پاک میں رسول اکرم ﷺ کی تعریفیں بیان کی ہیں۔ اور لوگوں کو بتایا ہے کہ ہم (اللہ نے) آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے بہترین نمونہ بنایا ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے انسانوں کی بھلائی اور ہدایت کے لیے کل ایک لاکھ 24 ہزار نبی اور رسول بھیجے جن کا مقصد اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانا تھا اور رسول اکرم ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنا دین مکمل کیا اور رسول اکرم ﷺ کو لوگوں کے لیے زندگی کے تمام شعبوں میں نمونہ بنایا۔ رسول اللہ کی سنت محفوظ لوگوں تک پہنچی تاکہ لوگوں کو علم ہو سکے کہ وہ بطور فرد، دورِ خانہ یا بطور دوست کس طرح زندگی گزاریں گے تو دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں کامیاب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اقرار کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو بہترین اور مثالی بنایا گیا ہے تاکہ لوگ ان سے سیکھ سکیں۔

حضور اکرم ﷺ بحیثیت فرد

حضور اکرم ﷺ پر نبوت 40 سال کی عمر میں نازل ہوئی۔ آپ ﷺ نے نبوت سے پہلے اور بعد دونوں ادوار میں

DAY: ____________ DATE: ____________

جیسے دو گروہوں کے درمیان زندگی گزارنا اور اپنے عمل سے گروہوں کو بتایا کہ تمام حالات میں کیسے زندگی گزارنی چاہیے۔

اخلاق و کردار

آپ ﷺ کا اخلاق اس قدر اچھا تھا کہ اس کا اقرار آپ کے دشمن اور مخالفین بھی کیا کرتے تھے۔ اور آپ ﷺ کے کردار پر کبھی کسی شخص نے کبھی انگلی نہیں اٹھائی۔ حتیٰ کہ آپ کے سخت ترین مخالفین نے بھی آپ ﷺ پر ہمیشہ بہتان تراشی کی۔ آپ ﷺ کو جھٹلایا، پاگل کہا لیکن آپ کے کردار اور اخلاق پر سوال نہیں اٹھایا۔

اعلانِ نبوت کے وقت: آپ ﷺ کوہِ صفا پر چڑھ گئے اور قریش سے پوچھا اگر میں تمہیں بتاؤں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنے کے لیے تیار ہے تو کیا تم میری بات مان لو گے؟ قریش نے کہا بالکل کیونکہ آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا تو آپ ﷺ نے انہیں رسالت میں بتایا کہ

"اللہ ایک ہے اور اس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں۔"

صاف ستھرائی

آپ ﷺ صاف ستھرائی کا بہت زیادہ خیال رکھا کرتے تھے۔ بالوں میں تیل لگایا کرتے تھے اور آپ ﷺ کا جسم انتہائی صحت مند اور حسین تھا۔ جسم بالکل برابر تھا۔ مسواک کرنا آپ ﷺ کا معمول تھا۔ نماز اور کھانا کھانے سے پہلے وضو فرماتے کیونکہ اس سے بیماریاں دور ہوتی تھیں۔ اور پھر آپ ﷺ نے خود عمل کرتے ہوئے لوگوں کو بھی درس دیا اور عالم کو بتایا کہ

"صفائی نصف ایمان ہے۔"

دیانت داری

آپ ﷺ امانت کا اس قدر خیال کرتے کہ لوگ آپ ﷺ کے پاس اپنی امانتیں بغیر کسی خوف کے رکھوا جاتے۔ اور آپ ﷺ کو نبوت سے پہلے ہی آپ کو صادق اور امین کے لقب سے دیا گیا تھا۔ ہجرت مدینہ کے وقت بھی حضور ﷺ کے پاس قریش کی امانتیں پڑی تھیں آپ ﷺ نے اپنی جان کے دشمنوں کی امانتیں واپس کرنے کے لیے حضرت علیؓ کو بستر پر لٹایا اور کہا کہ صبح امانتیں واپس کر کے آنا۔ اور اپنے عملی نمونے سے لوگوں کو درس دیا کہ امانت میں خیانت کس قدر بڑا گناہ ہے۔

فصاحت و بلاغت

آپ ﷺ نے انفرادی طور پر اور مجمع دونوں سے بولنے کے طریقے بتائے۔ آپ ﷺ جب بولتے تھے تو آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر بولتے تاکہ سننے والوں کو سمجھ آ سکے۔ بات زیادہ لمبی نہ کرتے کہ سننے والا تنگ نہ آ جائے یا اس کی توجہ ہٹ جائے۔ آسان الفاظ میں اور پر اثر انداز میں گفتگو کرتے۔ لوگوں کے دل پر اثر کر جاتے۔

بہادری و استقامت

حضور اقدس ﷺ نے بہادری و استقامت کی مثالیں اپنی زندگی میں قائم کیں اور پھر لوگوں کو اس کا درس دیا۔ جب ابو طالب کے ذریعے کفار مکہ نے آپ کو لالچ اور ڈرانے کی کوشش کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

"اگر یہ میرے دائیں ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند بھی رکھ دیں میں تب بھی دین حق کی تبلیغ سے باز نہیں آؤں گا۔"

(حدیث نبوی ﷺ)

DAY: DATE:

صبر و توکل

نبی دو جہاں ﷺ صبر و توکل کا پیکر تھے۔ آپ ﷺ نے تمام تر مصیبتیں برداشت کیں لیکن کبھی اللہ تعالیٰ سے بد دعا نہیں کی اور نہ ہی کبھی شکوہ کیا۔ آپ ﷺ نے اپنے عمل سے صحابہ کو بھی درس دیا کہ ہمیشہ صبر اور ہمت سے کام لینا چاہیے۔

طائف کے سفر کے دوران شہر کے لوگوں نے پتھر مار مار کر آپ ﷺ کو لہولہان کر دیا لیکن آپ ﷺ نے پھر بھی بد دعا نہیں کی۔ بلکہ ان کی ہدایت کی خواہش ظاہر کی۔

حضور اکرم ﷺ بحیثیت دورانِ خانہ

آپ ﷺ کا سلوک اپنے گھر والوں کے ساتھ مثالی تھا۔ اس کے بارے میں آپ ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے کہ

"تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر ہے اور میں تم سب سے اپنے گھر والوں کے ساتھ سب سے بہتر ہوں۔"

(حدیث نبوی ﷺ)

ازواج مطہرات کے ساتھ

آپ ﷺ نے جاہلیت کے اس دور میں نہ صرف اپنی ازواج سے محبت کرتے بلکہ اس کا اظہار بھی کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے سب کے ساتھ برابری کا سلوک کیا۔ کام کرنے سے پہلے مشورہ بھی کیا کرتے تھے اور ان کے

DAY: DATE:

مشورے کو اہمیت بھی دیا کرتے تھے۔ حضرت اماں خدیجہ رضؓ سے بے انتہا محبت کیا کرتے تھے۔ ان کی وفات کے سال کو غم کا سال قرار دیا۔

اسی طرح ایک دفعہ رسول اقدسؐ حضرت عائشہؓ کو میلہ دکھانے لے گئے حالانکہ آپؐ کی خواہش نہ تھی۔ اور کندھوں پر اٹھا کر میلہ دکھایا۔ اسی طرح آپؐ نے حضرت عائشہ کے ساتھ دوڑ بھی لگائی۔

آپؐ نے 1400 سال پہلے بیویوں کے حقوق نہ صرف متعین کیے بلکہ عملی نمونہ بھی پیش کیا۔

پسراں دختراں سے محبت

حضور اقدسؐ کے 3 بیٹے تھے جو کہ بچپن میں ہی تمام کے تمام وفات پا گئے۔ آپؐ حضرت ابراہیمؑ کی وفات پر رو پڑے جس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الکوثر نازل کی۔

اپنی دختراں کی آپؐ نے اچھی تربیت کی۔ ان کی پرورش کی اور پھر شادیاں بھی کیں۔ حضور اکرمؐ سیدہ فاطمہؓ کی آمد پر کھڑے ہو جایا کرتے تھے اور اسی طرح انھیں تسبیح فاطمہ کا تحفہ بھی دیا اور جنتی عورتوں کی سردار قرار دیا۔ ان کے ساتھ سختی سے پیش نہیں آتے تھے۔ آپؐ نے اپنی اولادوں کو وراثت کا حق بھی دیا۔

حسنین کریمین۔ بچوں سے سلوک

آپؐ کا بچوں سے سلوک مثالی تھا۔ آپ راہ چلتے بچوں کو سلام کرتے تھے۔ اور حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ سے بے انتہا محبت اور لاڈ کیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ دوران نماز حضرت امام حسینؓ آپؐ کے اوپر بیٹھ گئے تو آپؐ نے سجدہ لمبا کر دیا حتیٰ کہ صحابہ میں سے بعض نے کہا کہ 72 دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ

پڑھا کیں۔

اسی طرح ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ حسنین کریمین کو اٹھائے جا رہے تھے کہ صحابہ نے بولا کہ واہ حسن و حسین کیا سواری ہے۔ حسین پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سوار بھی تو دیکھو کیسے ہیں۔

غلاموں کے ساتھ سلوک

اس وقت عرب میں غلام رکھنے کا رواج بہت عام تھا۔ اور غلاموں کے ساتھ بہت برا سلوک کیا جاتا تھا۔ آپ ﷺ نے غلاموں سے اس قدر اچھا سلوک کیا کہ حضرت زید بن حارثہ ؓ جو کہ آپ ﷺ کے غلام تھے وہ آپ ﷺ کے منہ بولے بیٹے بن گئے اور جب ان کے والد اور قبیلے والے انہیں لینے آئے تو آپ ؓ نے جانے سے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ کے نمونہ کو دیکھتے ہوئے عرب میں غلاموں کا مقام بہتر ہوا اور انہیں حقوق ملنے لگے۔

حضور اکرم ﷺ بحیثیت دوست

آپ ﷺ کا کردار بحیثیت دوست بھی مثالی رہا۔ آپ ﷺ تمام دوستوں کا حال احوال پوچھتے تھے۔ انہیں انفرادی توجہ دیتے اور ضرورت کے وقت کام بھی آتے تھے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ

"میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ ایک کو بھی پکڑو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے"۔

(حدیث نبوی ﷺ)

DAY: ____________ DATE: ____________

حضور ؐ بحیثیت راہنما

حضور اقدس ؐ مذہبی اور سماجی
دونوں شعبوں میں راہنما تھے۔ آپ ہمیشہ مشورے سے کام لیتے اور اجماع
قائم کرنے کے بعد ہی فیصلہ کرتے جیسا کہ بعض اوقات آپ اپنا فیصلہ تبدیل
بھی کرتے۔

جیسا کہ خندق کھودنے کا فیصلہ حضرت سلمان فارسی ؓ کے مشورے
سے کیا گیا تھا اور
نماز کے لیے بلانے کے لیے اذان دینے کا فیصلہ حضرت عمر ؓ کے
مشورے سے کیا گیا تھا۔

آپ ہمیشہ کام میں خود حصہ لیتے تھے اور پھر
دوسروں کو حکم دیتے تھے

ماحاصل:

"There are too many aspects of the life of Muhammed (PBUH) that no one can understand all."

(Ram Shankar Rao)

آپ ؐ نے اپنے کردار سے مسلمان ہی نہیں بلکہ تمام جہانوں کے لیے نمونہ پیش کیا اور
سب کی نجات کا سامان کر گئے اور سب کے لیے رحمت بن کر آئے

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ۰

(القرآن)